سورة البقرة

آیات ۲۷۴ - ۲۷۱

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ
لَّكُمْ ؕ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَیْسَ
عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ
فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ
یُّوَفَّ اِلَیْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا
یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ ۫ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ
تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ
عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

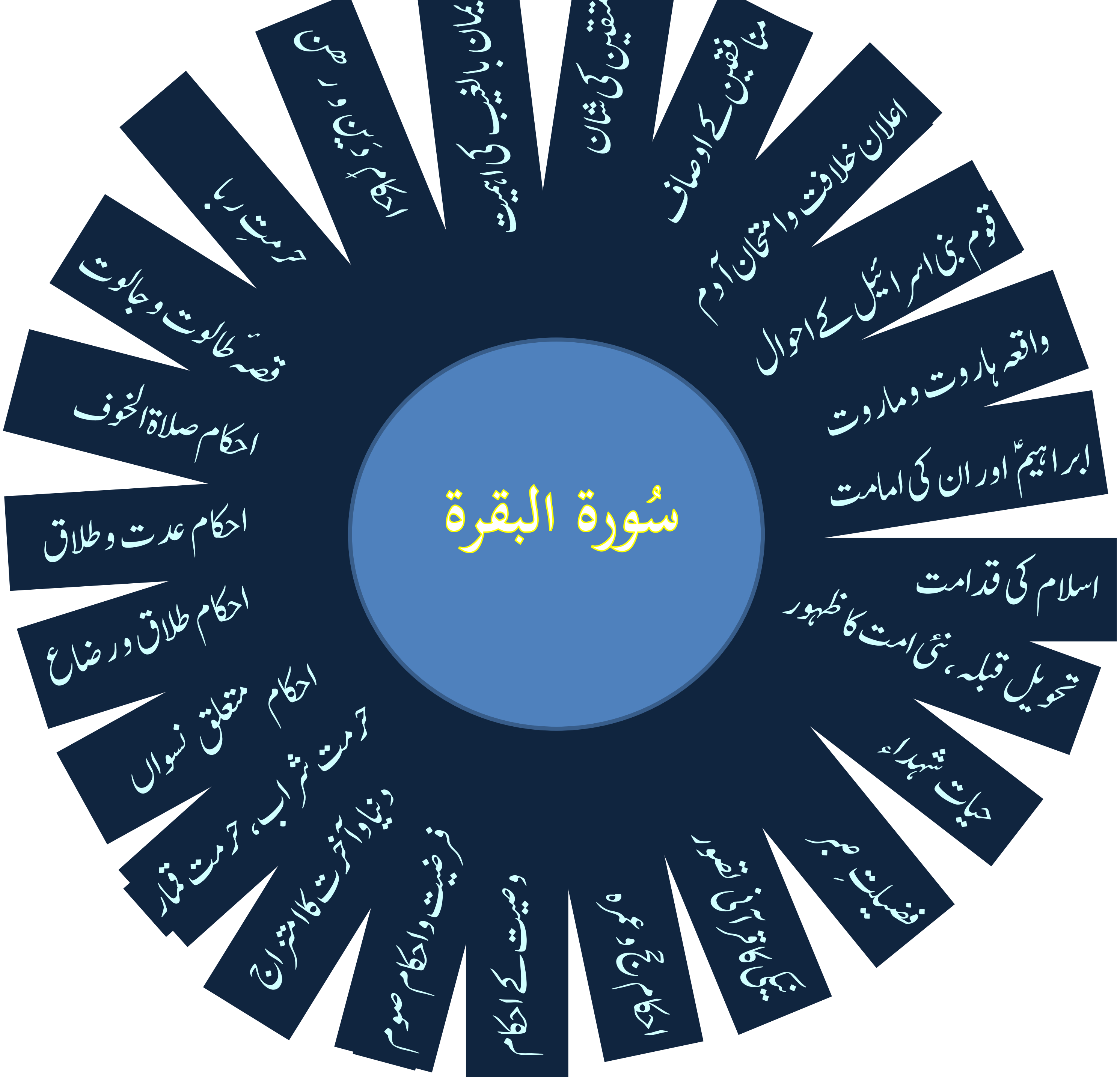
سُورۃ البقرۃ
تقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلتِ صبر
نیکی کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمتِ ربا
احکامِ دَین و رھن
یمان بالغیب کی اہمیت

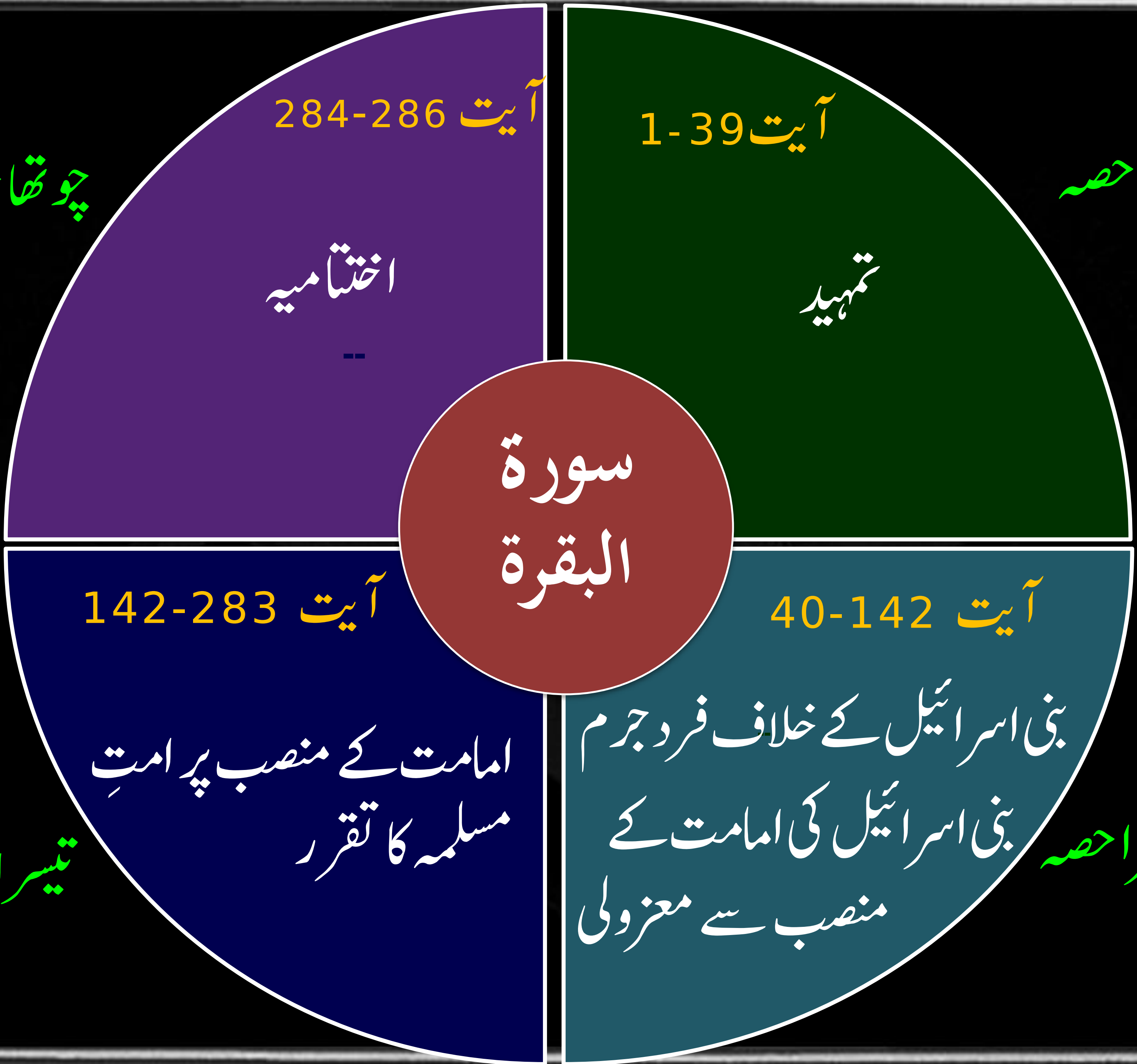

سورۃ البقرۃ
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- حلال و حرام کے احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ
- جہاد اور انفاق کا ذکر
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ

اِنۡ تُبۡدُوا - اگر تم ظاہر کرو (ب د و)

بَدَا يَبْدُو ، بَدَاءً .. ظاہر ہونا

أَبْدَى يُبْدِي ، إِبْدَاءً ظاہر کرنا (IV)

اردو میں : بدو، بدوی، بادیہ، بادی النظر

الصَّدَقٰتِ - صدقات کو

فَنِعِمَّا هِیَ - تو کیا ہی اچھا ہے وہ

اصل میں نِعم مَا تھا، دو میم میں ادغام ہوگیا

وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا - اور اگر تم چھپاؤ اس کو

وَتُؤۡتُوۡهَا - اور پہنچاؤ اسے (أ ت ي)

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا لانا، آ پہنچنا (IV)

الۡفُقَرَآءَ - حاجت مندوں کو

فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ - تو وہ (بھی) بہتر ہے تمہارے لیے

وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾

وَيُكَفِّرُ - اور وہ دور کرے گا

كَفَّرَ يُكَفِّرُ ، تَكْفِيرًا - دور کرنا (II)

اردو میں: کُفّار، کَفّارہ، تکفیر

عَنْكُمْ - تم سے

مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ - تمھاری برائیوں کو

سَيِّأت - سَيِّئَةٌ کی جمع، برائی

(إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ)

وَاللّٰهُ - اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ - اس سے جو تم کرتے ہو

خَبِيْرٌ - خوب آگاہ ہے

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾

اگر اپنے صدقات علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو، تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے تمہاری بہت سی برائیاں اِس طرز عمل سے محو ہو جاتی ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہوئے اللہ کو بہر حال اُس کی خبر ہے

If you disclose (acts of) charity, even so it is well, but if you conceal them, and make them reach those (really) in need, that is best for you: It will remove from you some of your (stains of) evil. And Allah is well acquainted with what you do.

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ وَیُکَفِّرُ عَنۡکُمۡ مِّنۡ سَیِّاٰتِکُمۡ ؕ

خرچ کیسے کرنا چاہیے ؟

- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صدقہ دینے کے دو طریقے بتائے ہیں، علانیہ صدقہ دینا اور چھپا کر صدقہ دینا۔ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اچھا قرار دیا، لیکن چھپا کر دینے کو بہتر کہا ہے۔
- اس آیت کے اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں جن صدقات کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ صدقات واجبہ یعنی زکوۃ و عشر وغیرہ نہیں بلکہ نفلی صدقات ہیں
- واجب (فرض) صدقات کو علانیہ دینا افضل ہے، اور نفلی صدقات میں اخفا زیادہ بہتر ہے۔ یہی اصول تمام اعمال کے لیے ہے کہ فرائض کا علانیہ انجام دینا افضلیت رکھتا ہے اور نوافل کو چھپا کر کرنا اولیٰ ہے (یہ دین کی حکمت ہے)
- نفلی صدقات کو چھپا کر دینے سے حاجت مندوں کی عزت نفس بھی مجروح نہیں ہوتی اور خود دینے والا بھی ریا اور نمائش کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے
- [احکام کی حکمت (فلسفہ)، انسان کے عمل کی اقدار، انسان کی منفعت طلبی، انفاق کے آداب، تربیت کی روش، عملِ صالح، ضرورتمند کی حاجت روائی، انفاق میں اولویت ، انفاق کے فضائل]

لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰٮهُمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ ؕ

لَيۡسَ عَلَيۡكَ - نہیں ہے (لازم) تم پر

هُدٰٮهُمۡ - ان کی ہدایت

وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ - اور لیکن (بلکہ) اللہ

يَهۡدِىۡ - ہدایت دیتا ہے

مَنۡ يَّشَآءُ اس کو جس کو وہ چاہتا ہے

وَمَا تُنۡفِقُوۡا - اور جو بھی تم لوگ خرچ کرتے ہو

مِنۡ خَيۡرٍ - خیر (مال) سے

فَلِاَنۡفُسِكُمۡ - تو وہ تمہارے اپنے لیے ہے

وَ مَا تُنفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا تُنفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

وَ مَا تُنفِقُوْنَ - اور نہیں تم خرچ کرتے

اِلَّا ابْتِغَآءَ - مگر چاہتے ہوئے

وَجْهِ اللّٰهِ - اللہ کا چہرہ (اللہ کی خوشنودی)

وَ مَا تُنفِقُوْا - اور جو بھی تم لوگ خرچ کرتے ہو

مِنْ خَيْرٍ - کسی (خیر) مال میں سے

يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ - تو پورا حق دیا جائے گا تمہیں (و ف ي)

وَ اَنْتُمْ - اور تم لوگوں پر

لَا تُظْلَمُوْنَ - ظلم نہیں کیا جائے گا

وَفَّى يُوَفِّي ، تَوْفِيَةً - (II)
کسی کو اسکا پورا پورا حق دینا، مکمل ذمہ داری نبھانا

يُّوَفَّ اصل میں يُوَفّٰى تھا
مجزوم ہوا تو "ی" گر گئ

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ
اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

لوگوں کو ہدایت بخش دینے کی ذمے داری تم پر نہیں ہے ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے بخشتا ہے اور خیرات میں جو مال تم خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے بھلا ہے آخر تم اسی لیے تو خرچ کرتے ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہو تو جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کروگے، اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی ہر گز نہ ہوگی

It is not required of you (O Messenger), to set them on the right path, but Allah sets on the right path whom He pleases. Whatever of good you give benefits your own souls, and you shall only do so seeking the "Face" of Allah. Whatever good you give, shall be rendered back to you, and you shall not Be dealt with unjustly.

محمد اقبال

لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰىهُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ‌ؕ

انفاق کے مضمون میں ہدایت کا بیان

- مدینہ میں انصار کے کئی رشتہ دار اسلام نہیں لائے تھے اور انصار ان کی امداد کرنا چاہتے لیکن اس خیال سے نہ کرتے کہ وہ مسلمان نہیں۔ یہاں ان کی یہ غلط فہمی دور کی گئی ہے۔
- یہاں بتایا گیا کہ ان لوگوں کے دلوں میں ہدایت اتار دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔
- تمہاری ذمہ داری حق بات کو پہنچا دینا ہے، بصیرت کا نور کس کو عطا ہوتا ہے یہ اللہ کے ہاتھ میں
- صدقاتِ نافلہ سے مدد کرنے کا حکم ہر انسان کے لیے ہے اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں ۔ البتہ زکوۃ اور فطرانہ مسلمان کے سوا کسی اور کو نہیں دیا جا سکتا
- لیکن یہ غیر مسلموں پہ خرچ کرنا اسی صورت میں جائز ہے جب یہ انسانی مدد کے طور پر ہو اور یہ خرچ کفر کی تقویت اور اسلام دشمنوں کی منحوس سازشوں کی پیش رفت کا سبب نہ بنے
- اس آیت کا دوسرا مفہوم- انفاق کی زبردست تاکید، ریاکاری ، احسان جتلانے اور آزار پہنچانے سے منع کرنے کے باوجود اگر کچھ لوگ اپنے آپ کو ان امور سے آلودہ کریں تو آپ پریشان نہ ہوں، آپ کا کام پہنچا دینا ہے، ہدایت کا راستہ دکھانا اللہ کے ذمے۔

لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰىهُمۡ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ ؕ

آیت کے مباحث

- انسانوں کا ہدایت پانا صرف مشیتِ الٰہی کا مرہون منت ہے
- اس کے باوجود آپ ﷺ کی لوگوں کی ہدایت کی شدید خواہش اور بھرپور کوششیں
- اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے
- ہر اچھی چیز سے انفاق کرنا خود انفاق کرنے والے کے فائدے میں ہے۔
- غیر مسلموں پر انفاق کرنا جائز ہے
- ضرورتمندوں اور بے نواؤں کی حاجت روائی کرنا اسلام کا بنیادی اصول ہے (چاہے کافر ہوں)
- اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کا ساتھ معاملہ
- اللہ کے حکم کو پورا کرنا (چاہے یہ غیر مسلموں کے ساتھ صلہ رحمی ہو) اس کی خوشنودی کا باعث)
- اسلام کے اقتصادی نظام کا ایک جزو
- انفاق کے مصارف

لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ ۡ يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ

لِلۡفُقَرَآءِ - یہ ایسے حاجت مندوں کے لیے ہے

الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا - جو روک دیے گئے

(ح ص ر)

أَحْصَرَ يُحْصِرُ ، إِحْصَارًا
روکنا، محصور کرنا (IV)

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ - جو استطاعت نہیں رکھتے

ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ - سفر کرنے کی زمین میں

ضَرَبَ (مارنا) - ایک کثیر المعانی لفظ
ضَرَبَ فِی الْاَرْضِ زمین میں (پاؤں) مارنا - زمین پر چلنا

روزی کمانے کے لیے زمین میں چلنا

يَحۡسَبُهُمُ - گمان کرتے ہیں جن کو

الۡجَاهِلُ - ناواقف لوگ

اَغۡنِيَآءَ - خوش حال

مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

مِنَ التَّعَفُّفِ - خوددار ہونے کے سبب سے

عَفَّ ناپسندیدہ چیز یا کام سے محفوظ ہونا

(ع ف ف) تَعَفَّفَ يَتَعَفَّفُ ، تَعَفُّفًا ناپسندیدہ چیزوں سے خود کو روکنا، جھجکنا، خوددار ہونا (V)

تَعْرِفُهُمْ - تو پہچانے گا اُن کو

بِسِيْمٰهُمْ - اُن کے چہروں سے

سِيمَا - نشانی، چہرہ، علامت

لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ - وہ سوال نہیں کرتے لوگوں سے

اِلْحَافًا - لپٹتے ہوئے

أَلحَفَ يُلْحِفُ ، إِلْحَافًا - کسی پر چھا جانا، لپٹنا (IV)

وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ - اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو کسی مال سے

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ - تو یقیناً اللہ اس کو جاننے والا ہے

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع

خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں
کہ اپنی ذاتی کسب معاش کے لیے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے ان کی خود
داری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوش حال ہیں تم ان کے چہروں سے ان
کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ
مانگیں اُن کی اعانت میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا

(Charity is) for those in need, who, in Allah's cause are restricted (from travel), and cannot move about in the land, seeking (For trade or work): the ignorant man thinks, because of their modesty, that they are free from want. You shall know them by their (Unfailing) mark: They beg not importunately from all the sundry. And whatever of good you give, be assured Allah knows it well.

لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ‌ۚ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ‌ۚ

انفاق کا بہترین مصرف

- اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب کے بعد اب خاص طور پر ان لوگوں کا ذکر جو سب سے زیادہ مدد اور مالی تعاون کے حق دار ہیں۔
- یہ اشارہ ان مہاجرین کی طرف جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کے دین کے لیے وقف کر دیا اور ان دینی خدمات کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ اپنی معاش کے لیے کوئی جدوجہد کر سکیں
- یہ تاریخ میں اصحاب صُفّہ کے نام سے مشہور ہیں، یہ ہمہ وقت آپ ﷺ کے ساتھ رہتے، ہر خدمت کے لیے ہر وقت حاضر، مدینے سے باہر کی کوئی (جہاد) مہم ہو تو حاضر، مدینے کے اندر ہر وقت حصول علم اور درس تدریس میں مشغول- ہمہ وقتی کارکن، اور کوئی ذاتی وسائل نہیں
- یہاں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ خاص طور پر ان کی مدد کرنا انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین مصرف ہے
- اللہ نے خاص طور پر ان کی خودداری کا تذکرہ فرمایا کہ شدید احتیاج کے باوجود سوال نہیں کرتے
- فقراء کے حوالے سے یہ تذکرہ ایک بہترین نمونہ ہے خوددار اور غیرت مند حاجتمندوں کا

تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ لَا يَسۡـَٔـلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ‏(۲۷۳)

- ان فقراء کی 5 صفات کا ذکر: ۱-اللہ کی راہ (دین) میں مشغول ۲-اس مشغولیت کے سبب معاش سے عاجز ۳- شدید فقر و فاقہ کے باوجود غنا ۴- فقر و فاقہ کے آثار ۵- توکل، انفاق کی ترغیب
- دوسرا نمونہ مالدار اور خوشحال لوگوں کے لیے ہے کہ تم اگر اپنا مال صحیح جگہ خرچ کرنا چاہتے ہو تو اس کا بہترین مصرف یہ لوگ ہیں لیکن تم انھیں تلاش کرو۔ وہ تم سے سوال نہیں کریں گے، لیکن تم ان کی علامتوں سے انھیں پہچانو
- انھیں تلاش کرکے خاموشی سے دینا چاہیے۔ اس طرح سے لوگوں کو تو پتہ نہیں چلے گا کہ تم نے کیا خرچ کیا لیکن اللہ جانتا ہے کہ تم نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور وہی اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔

⇦ جو لوگ دین کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مصروف ان کے اخراجات اسلامی معاشرہ کے ذمے

⇦ بہترین انفاق- ان بے نواؤں اور تنگدستوں کیلئے جو زندگی کے اخراجات پورے کرنے سے عاجز

⇦ ضروریات زندگی کا پورا کرنا ضروری ہے اگرچہ اس کے لیے سختیاں جھیلنی پڑیں (کسبِ معاش)

⇦ سخت نیاز مندی کے باوجود بے نیازی اور آبرومندی کا اظہار اور عفت نفس کا خیال رکھنا قابل قدر

تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ لَا يَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۲۷۳﴾

⇦ فقراء اور تنگ دستوں کی ظاہری حالت ان کے نامناسب اقتصادی حالات کی منہ بولتی تصویر ہوتی ہے اگرچہ وہ اپنی آبرومندی کی خاطر اپنے فقر کا اظہار نہ ہی کریں

⇦ آبرومند تنگ دست افراد ہر گز کسی سے اصرار کے ساتھ سوال نہیں کرتے

⇦ فقراء اپنی اقتصادی ضروریات کیلئے اصرار اور لجاجت کے بغیر سوال کر سکتے ہیں۔

⇦ سوال کرنے میں اصرار اور تکرار ناپسندیدہ عمل ہے

- مال و دولت خیر ہے
- انفاق اور نیک اعمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ آگاہ اور متوجہ رہتا ہے۔ اس کی اہمیت اور قدر
- اصحابِ صُفّہ کا تعریفی اور توصیفی تذکرہ۔ ان کی فضیلت
- تحصیلِ علم اور خدمتِ دین کی قبولیت اور فضیلت
- معاشرہ اور معاشرے کی ذمہ داریاں

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

اَلَّذِيْنَ - جو لوگ

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ - خرچ کرتے ہیں اپنے مال

بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ - رات میں اور دن میں

سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً - پوشیدہ اور ظاہر

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ - تو ان کے لیے ہے ان کا اجر

عِنْدَ رَبِّهِمْ - ان کے رب کے پاس

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - اور کوئی خوف نہیں ہے ان کے لیے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - اور نہ ہی وہ لوگ پچھتاتے ہیں

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور اُن کے لیے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں

Those who (in charity) spend of their goods by night and by day, in secret and in public, have their reward with their Lord: on them shall be no fear, nor shall they grieve .

اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّيۡلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾

دن، رات، خفیہ اور اعلانیہ ہر حال میں اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والے

- اللہ کے طرف سے اُن لوگوں کو دنیا و آخرت میں خوف و حزن و ملال سے نجات کا وعدہ:
  - انفاق فی سبیل اللہ جن کی عادت ثانیہ ہو گیا ہے
  - دن ہو کہ رات جب ضرورت محسوس ہو خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے
  - اعلان کے ساتھ بھی دیتے ہیں اور اخفاء کے ساتھ بھی
  - ریا اور شہرت کے طالب نہیں - اللہ کی رضا و خوشنودی کے طالب ہیں
- انفاق کا عمل ہر وقت جاری رہنا چاہیے، ابلتے چشمے کی طرح- تقاضا دن میں آئے یا رات کو
- اجتماعی ضرورتوں کے حوالے سے لوگوں کے جذبوں کو ابھارنا ہو تو علانیہ دیں اور کسی حاجتمند کی ضرورت پورا کرنی ہے تو مخفی طور پر دیں
- وقت اور حالت کے لحاظ سے انفاق کی صورتیں - 1۔ رات کے وقت اور پنہاں طور پر 2۔ دن کے وقت اور پنہاں طور پر 3۔ رات کے وقت لیکن آشکارا 4۔ دن کے وقت اور آشکارا

اضافی مواد

صدقہ - آداب

○ عن أبي هريرة رضي اللّه عنه قالَ: قالَ رسُولُ اللّه ﷺ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّهُ في ظِلّهِ يَوْمَ لا ظِلَّ إلّا ظِلُّهُ: .... ورَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فأَخْفَاها، حتَّى لا تَعْلَمَ شِمالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينهُ، .... - متفقٌ عَلَيْهِ، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن سوائے اس کے سایہ کے کہیں سایہ نہیں ہوگا۔ (ان میں سے) ایک وہ شخص ہے کہ جب وہ کوئی صدقہ دیتا ہے تو اس کو اتنا چھپا کر دیتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا- [بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الصدقة باليمين : ١٤٢٣- مسلم، كتاب الزكوة ، باب فضل إخفاء الصدقة : ١٠٣١]

○ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

○ سیدنا عقبہ بن عامر جہنی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "ظاہری طور پر قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا ظاہری طور پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور پوشیدہ طور پر تلاوت کرنے والا پوشیدہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے" [أبو داؤد، كتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة فی صلاۃ الليل : ١٣٣٣]

صدقہ - آداب

- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ رَجُلٌ قَامَ مِنْ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا أُرَهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ – سنن الترمذي 2567

- حضرت ابن مسعودؓ کی مرفوع روایت ہے فرمایا: تین آدمی ہیں جو اللہ کو پیارے ہیں ایک وہ جو رات سے اٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو دائیں ہاتھ سے راہ خدا میں کچھ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے بھی چھپا کر دیتا ہے۔ تیسرا وہ جو کسی جہادی دستہ میں ہو سا تھی شکست کھا کر بھاگ گئے ہوں مگر وہ دشمن کے مقابل ثابت قدم رہے۔ (ترمذی)

- عَنِ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِي , قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ : إِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ (ابن حبان، والطبراني)

- حضرت ابوامامہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھپا کر خیرات کرنا رب کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے اور عزیزوں سے اچھا سلوک کرنا عمر بڑھا دیتا ہے۔(رواہ الطبراني في الكبير (8014) بسند حسن)

صلہ رحمی

- غیر مسلموں کے ساتھ صلہ رحمی
- لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ج ٦٠/٨ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور نہ ہی تمہیں جلا وطن کیا، ان کے ساتھ حسن سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے اللہ تمہیں نہیں روکتا...
- صلح حدیبیہ کی مدت میں اسماء بنت ابی بکرؓ کی والدہ جو مشرکہ تھیں، ان کے پاس آئیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، میری والدہ آئی ہے کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔ [بخاری، کتاب الأدب، باب صلة المرأة امها : ٥٩٧٩]
- عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ کے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہوگئے جب ان کو بتایا گیا کہ یہ ذمیوں میں سے ہے تو ان دونوں نے کہا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ (احتراما) کھڑے ہوگئے۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ انسان نہیں تھا؟ (صحيح البخاری كتاب الجنائز)

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک اور رحم کا معاملہ

- سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ایک آدمی راستے میں سفر کر رہا تھا کہ اسے سخت پیاس محسوس ہوئی۔ اسے راستے میں ایک کنواں ملا، وہ آدمی کنویں میں اترا اور اس نے پانی پیا۔ پھر باہر نکلا تو اچانک ایک کتے کو دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت سے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس آدمی نے (دل میں) کہا، اس کتے کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی۔ (یہ سوچ کر) وہ (دوبارہ) کنویں میں اترا، اپنا موزہ پانی کا بھر کر لایا اور کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اسے بخش دیا۔ [بخاری، کتاب المظالم، باب الآبار التی علی الطرق-- الخ : ٢٤٦٦]

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بدکار عورت کی بخشش صرف اس وجہ سے کی گئی کہ ایک مرتبہ اس کا گذر ایک ایسے کنویں پر ہوا جس کے قریب ایک کتا کھڑا پیاس کی شدت سے ہانپ رہا تھا، اور قریب تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ہلاک ہو جائے، کنویں سے پانی نکالنے کو کچھ تھا نہیں، اس عورت نے اپنا چرمی موزہ نکال کر اپنی اوڑھنی سے باندھا اور پانی نکال کر اس کتے کو پلایا، اس عورت کا یہ فعل بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوا، اور اس کی بخشش کر دی گئی۔(مسلم: باب فضل ساقی البهائم، حدیث:٥٩٩٧)

اصحاب صُفّہ

- صُفّہ : یہ لفظ ص ف ف کے مادے سے، صف کے معنی انسانوں، جانوروں یا چیزوں کا ترتیب کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہونا۔ گھر کے ساتھ بیٹھنے کے لیے بنایا گیا چبوترہ صفّۃ البیت کہلاتا ہے
- اگر اس کے اوپر چھت ہو یعنی یہ چھپّر کی صورت ہو تو صُفّہ کہلاتا ہے اگر یہی چوبارہ بڑا ہو تو سقیفہ کہلاتا ہے (یہ چبوترہ تقریباً یہ ۲۰ فٹ طویل اور فٹ عریض تھا)
- مسجد نبوی کے باہر شمال مشرق میں ایک چبوترہ تھا جس کے اوپر کھجور کی پتیوں سے ایک چھپّر ڈال دیا گیا تھا اس وقت وہ صُفّۃ المسجد کہلاتا تھا جو بعد میں صرف الصُفّہ کہلایا جانے لگا
- مختلف اوقات میں بہت سارے صحابہ جو یا تو بے خانماں تھے یا محض حصولِ علم کے لیے اس چبوترے پر رہا کرتے تھے۔ کسی کے لیے طویل مدت تک اور کسی کے لیے بہت تھوڑی مدت تک یہی چبوترہ ان کی رہائش گاہ رہا ہے
- یہ صحابہ قیام صفّہ میں اپنا زیادہ وقت قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے ذریعہ علم دین حاصل کرنے میں صرف کیا کرتے تھے، قبائل تک پیغام رسانی، نو مسلمین کی تعلیم اور تربیت کے لیے انہیں بھیجا جاتا، جہادی مہمات اور دیگر تمام اہم کاموں کے لیے یہ ہر وقت دستیاب ہوتے

اصحاب صُفّہ

- ان کی تعداد - علامہ سیوطی نے اصحاب صفہ کے ایک سو ایک نام گنائے ہیں، مشہور محدث حاکم نے اپنی مشہور کتاب مستدرک میں چونتیس نام تحریر کیے ہیں اور بعض روایات میں یہ تعداد چار سو تک بھی آئی ہے
- لیکن یہ مدِ نظر رہے یہ سارے صحابہ وہاں ایک وقت میں نہیں رہتے تھے مستقلاً صرف چند صحابہ (حضرت ابوہریرہؓ، حضرت انسؓ اور حضرت بلالؓ) تھے جو رات بھی وہیں قیام کرتے تھے باقی لوگ زیادہ تر دن کے وقت تعلیم و تعلّم اور درس وتدریس میں مشغول ہوتے
- یہ کوئی مستقل جائے رہائش نہ تھی اس لیے عہدِ ابو بکر صدیقؓ اور عہدِ فاروقؓ میں ختم ہو گئی
- چند مشہور اصحاب النبی کے نام جن کا شمار مختلف اوقات میں اصحابِ صفہ میں ہوا:

ابو عبیدہ بن الجراح، سلمان فارسی، عبد اللہ بن مسعود، عمار بن یاسر، خباب بن الارت، زید بن الخطاب (عمرؓ کے بھائی)، مقداد بن الاسود، بلال بن رباح، مقداد بن عمرو، عمیر بن عوف ،ابو لبابہ، ابوذر جندب غفاری، عبداللہ بن عمر، حذیفہ بن الیمان، ابوالدّرداء، کعب بن عمیر، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، مسطح بن اثاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین